بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۸ رجب ۱۳۹۳ھ ۱۸ ماہ ظہور ۱۳۵۲ ہش ۱۸ اگست ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۸۷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عبودیت کی تکمیل کیلئے مصائب و شدائد میں سے گذرنا بھی ضروری ہے،

شدائد دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک انسان خود مجاہدات کے ذریعہ وارد کرتا ہے

دوسرے مصائب وہ ہوتے ہیں جو قضاء و قدر کی طرف سے نازل ہوتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کی ربوبیت انسان کی تکمیل چاہتی ہے اور خود عبودیت کا بھی تقاضا ہے کہ کسی نہ کسی طرح تکمیل کرے۔ اس لئے منجملہ تکمیل کی صورتوں کے ایک شدائد اور مصائب بھی ہیں۔

انبیاء علیہم السلام جو بالکل معصوم اور مقدس وجود ہوتے ہیں وہ بھی تکالیف اور شدائد کا نشانہ بنتے ہیں اور ایسے مصائب ان پر آتے ہیں کہ اگر کسی اور پر آئیں تو وہ برداشت ہی نہ کر سکے۔ ہر طرف سے ان کے دشمن اُٹھتے ہیں، کوئی باتوں سے دُکھ دیتا ہے، کوئی حکام وقت کے ذریعہ تکلیف دینے کا منصوبہ کرتا ہے۔ کوئی قوم کو اس کے برخلاف اکساتا ہے۔ غرض ہر پہلو سے اس کو تکلیف دی جاتی ہے اور ہر طرح کی بے آرامی اور حزن و غم ان پر آتا ہے۔ باوجود اس کے ان ساری باتوں کا کچھ بھی اثر ان پر نہیں ہوتا اور وہ پہاڑ کی طرح جنبش نہیں کرتے۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ گنہگار ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو اس سے بڑھ کر بیہودگی اور کیا ہوگی۔ ... یہ مصائب عبودیت کی تکمیل کیلئے ضروری اور عالم آخرت کیلئے مفید ہیں۔

.... یہ شدائد دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو انسان خود مجاہدات کرتا ہے اپنے نفس کے ساتھ جنگ کرتا ہے اور اس طرح پر اکثر تکالیف میں سے ہو کر گذرتا ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ قضاء و قدر خود اس پر کچھ تکالیف نازل کر دیتی ہے اور اس ذریعہ سے اسے صاف کرتی ہے۔ . . . .

انسان کے لئے سعی اور مجاہدہ ضروری چیز ہے اور اس کے ساتھ مصائب اور مشکلات بھی ضروری ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۳۶، ۴۳۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے متعلق اطلاع

مختصرات

::(مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے):

لنڈن ۶ اگست (بذریعہ ڈاک) کل ۵ اگست ۱۹۷۳ء بروز اتوار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ صبح تقریباً دس بجے دفتر تشریف لے آئے اور ۱۱ بجے تک ڈاک ملاحظہ فرماتے رہے۔ ۱۱ بجے احباب جماعت سے ملاقات شروع فرمائی۔ ایک بجے تک ملاقاتیں جاری رہیں۔ ایک بجکر ۱۰ منٹ پر حضور مکرم محمد احمد جسوال صاحب کی دعوت ولیمہ میں شرکت کیلئے تشریف لے گئے۔ سوا دو بجے مسجد تشریف لائے۔ حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں اور پونے تین بجے دوبارہ احباب جماعت سے ملنا شروع فرمایا۔ شام ۶/۲۵ تک حضور احباب سے ملاقات فرماتے رہے۔ کُل ۲۲۲ احباب نے حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ سوا نو بجے رات حضور مسجد میں تشریف لائے اور مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

تازہ اطلاع

ربوہ ۱۷ ظہور۔ لنڈن سے ۱۳ اگست کی ارسال کردہ ایک کیبل گرام محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے نام موصول ہوئی ہے جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیلاب کی ہولناک تباہ کاریوں پر فکر اور تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یہ دعا فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مصائب کو دُور فرمائے۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی اور بخیریت واپسی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ ظہور۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال پشاور میں تشریف رکھتی ہیں۔ آپکی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے عموماً ناساز رہتی ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۷ ظہور۔ کئی دنوں کی مسلسل بارش کے بعد آج موسم میں کچھ تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ تاہم جزوی طور پر مطلع ابھی تک ابر آلود ہے۔

ربوہ ۱۷ ظہور۔ محترم مولٰنا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی طبیعت ایک عرصہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ ماہ ظہور ۱۳۵۲ ہش

نیا آئینی دور اور ہماری ذمّہ داریاں

ہر سال جب پاکستان میں چودہ اگست کی تاریخ آتی ہے تو یہ ہر پاکستانی کو یوم آزادی کی ذمہ داریوں اور تقاضوں کو پورا کرنے کی یاد دلاتی ہے۔ لیکن امسال ۱۴ اگست کی تاریخ دوگونہ اہمیت کی حامل رہی۔ کیونکہ اس دفعہ یہ محض یوم آزادی ہی نہیں ہے بلکہ اس سے ملک کو نیا مستقل آئین ملنے کے مبارک دور کا بھی آغاز ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اس نئے دور کو ہر جہت سے ملک و ملّت کے لئے مبارک کرے اور قوم کے تمام افراد کو ان ذمہ داریوں کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو نئے دستور کے نفاذ کے بعد ان پر انفرادی اور اجتماعی رنگ میں عائد ہوتی ہیں۔ آمین

آزادی حاصل کر لینا بلاشبہ بڑا مشکل کام ہے۔ اس کے لئے بڑی بڑی قربانیاں دینا پڑتی ہیں مسلسل جد وجہد کرنا ہوتی ہے۔ اور بہت سے صبر آزما حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ لیکن آزادی حاصل کر لینے کے بعد اسے برقرار رکھنا اور ایک آزاد اور خود مختار قوم کے افراد کی حیثیت میں اپنی انفرادی اور ملکی ذمہ داریوں کو تدبر اور دور اندیشی کے ساتھ ادا کرنا اور اپنے آئین کو اس کی حقیقی روح کے مطابق کامیاب کرنے کی کوشش کرنا بلاشبہ اس سے بھی مشکل اور کٹھن کام ہوتا ہے۔ تاریخ کے اوراق بتاتے ہیں کہ جن اقوام نے آزادی حاصل کی لیکن اس کے بعد اپنے فرائض کو ادا نہ کیا۔ اپنی ذمہ داریوں کو فراموش کر دیا اور اپنے آئین کو مسخ کرنے کی کوشش کی، اقوام عالم میں وہ کوئی باوقار مقام حاصل نہ کر سکیں۔ حتیٰ کہ ان میں سے کئی ایک تو اپنی آزادی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں۔ ان حالات میں پاکستان میں رہنے والے ہر فرد کا اور بالخصوص مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ سوچیں اور غور کریں کہ ایک آزاد اور خود مختار قوم کی حیثیت سے ان پر نئے دستور کے نفاذ کے بعد کیا فرائض عائد ہوتے ہیں اور وہ کس حد تک انہیں ادا کرنے کے لئے تیار ہیں؟ کیا ان کے اقوال و افعال ایسے تو نہیں جو ملک کے مفاد کے اور اس کی دستوری روح کے منافی ہیں اور جن سے شہ پا کر دشمن ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے میں خدانخواستہ کامیاب ہو جائے۔

اس وقت ملک میں کچھ ایسی بحرانی کیفیت طاری ہے جس میں لوگ اپنے حقوق اور مطالبات تو بڑے زور سے پیش کرتے ہیں، ان کے لئے تنظیمیں قائم کرتے ہیں پراپیگنڈا اور ایجی ٹیشن بھی کرتے ہیں لیکن اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ حالانکہ آزاد، باوقار اور ترقی کرنے والی اقوام کا یہ شیوہ نہیں ہوتا۔ وہ پہلے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتی ہیں اور پھر اپنے حقوق حاصل کرنے کی سعی کرتی ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں اس سے بالکل برعکس معاملہ ہے۔ حالانکہ ہم لوگ جس مذہب کے پیرو ہیں اس نے تو اوّل سے آخر تک یہی بتایا ہے کہ مومنوں پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں انہیں ادا کرنا بہرحال ضروری ہوتا ہے۔ فرائض کو فراموش کر دینا اور حقوق پر زور دینا یہ ہرگز ایک مسلمان کا شیوہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہی وہ اہم بات ہے جس کی طرف ملک میں نیا مستقل آئین نافذ ہونے کے بعد سب سے زیادہ توجہ دی جانی چاہیئے۔ ہمارے تمام ذرائع ابلاغ پاکستانی نوجوانوں کے قلوب میں یہ امر ذہن نشین کرانے کے لئے وقف ہو جانے چاہئیں کہ:-

"تمہیں اپنے اخلاق اور اپنے کردار بدلنے ہونگے۔

تمہیں اپنے وطن کو دنیا سے روشناس کرانا ہوگا۔ ... تم ایک نئے ملک کی نئی پود ہو۔ تمہاری ذمہ داریاں پرانے ملکوں کی نئی نسلوں سے بہت زیادہ ہیں۔ انہیں ایک بنی بنائی چیز ملتی ہے۔ انہیں آباء و اجداد کی سنتیں یا روایتیں وراثت میں ملتی ہیں مگر تمہارا یہ حال نہیں ہے۔ تم نے ملک بھی بنانا ہے اور تم نے نئی روایتیں بھی قائم کرنی ہیں، ایسی روایتیں جن پر عزّت اور کامیابی کے ساتھ آنے والی بہت سی نسلیں کام کرتی چلی جائیں۔ ... تم پاکستان کی خشت اوّل ہو۔ تمہیں اس بات کا بڑی احتیاط سے خیال رکھنا ہوگا کہ تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی نہ ہو۔ بے شک یہ مشکل کام ہے مگر اتنا ہی شاندار بھی ہے۔ اگر تم اپنے نفسوں کو قربان کر کے پاکستان کی عمارت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرو گے۔ تو تمہارا نام اس عزّت اور اس محبّت سے لیا جائیگا جس کی مثال آئندہ آنے والے لوگوں میں نہیں پائی جائے گی۔"

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ از مشعل راہ صفحہ ۶۵۲)

قطعات

نگہ سے محو نقشِ ماسوا کر
مری ہستی کو اپنا آئنہ کر
مرے کردار میں تیری ادا ہو
کچھ ایسی زندگی مجھ کو عطا کر

مرے پیکر کو دے اپنی تجلّی
مرا دِل مرکزِ نُور و ضیا کر
مری ہستی کو اپنا رنگ دے کر
مجھے بھی اپنی صورت دِلرُبا کر

جمالِ ذات سے پردہ اُٹھا کر
ہجومِ بے خدا کو باخدا کر
بشر کو سوز و سازِ عشق دے کر
مقامِ دردِ دِل سے آشنا کر

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہدی آخر الزمان کی تائید میں چاند سورج گرہن

محترم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل مبلغ انڈونیشیا

(۲)

صحت حدیث

ظہور مہدی کا یہ نشان اس قدر زبردست اور واضح تھا کہ مخالفین کو جب اس سے مفر کی کوئی جگہ نہ رہی تو انہوں اس حدیث کو سرے سے موضوع یا ضعیف قرار دیکر اس نشان کی وقعت کو کم کرنے کی کوشش کی نیز اس حدیث کو ایسے معنے دینے چاہے جو امر واقعہ سے اختلاف رکھتے ہوں۔

اول تو تعجب اس امر پر ہے کہ جب تک اس کا وقوعہ نہیں ہوا تھا اور اس حدیث کا مصداق پیدا نہیں ہوا تھا۔ تب تک تو یہ حدیث سینکڑوں سال سے کتابوں میں درج ہوتی رہی اور ممبروں پر پڑھی جاتی رہی مگر جب ایک مدعی نے میدان میں نکل کر کہا کہ یہ نشان جو حدیث میں میری نسبت تھا وہ پورا ہو چکا ہے تو جھٹ حدیث کو ضعیف قرار دے دیا حالانکہ تمام اہل سنت والجماعت اہل تشیع حنفی وہابی سب ہی اپنی کتب میں اس حدیث کو مہدی کا نشان قرار دیتے چلے آتے ہیں۔

دوسرے جب اس حدیث کے مضمون نے ایک مدعی کے وقت میں واقع ہو کر اپنی صحت اور سچائی کو ثابت کر دیا تو پھر اس کے برحق ہونے میں کیا شبہ رہا۔

تیسرے اصول حدیث میں یہ امر مسلم ہے کہ جب حدیث میں اجتہاد کو دخل نہ ہو اور پھر اس کو کوئی صحابی یا اہل بیت میں سے کوئی روایت کرے تو وہ صحیح اور مرفوع حدیث کے حکم میں ہوتی ہے چنانچہ اس معیار پر یہ حدیث پوری اترتی ہے۔

چوتھا امر اس حدیث کی تائید میں یہ ہے کہ امام دار قطنی ایسے نقاد حدیث اور عظیم المرتبہ محدث نے اسے اپنی سنن میں درج فرمایا ہے۔ آپ کا مقام آپ کے اس چیلنج سے ظاہر ہے جو آپ نے اپنے زمانہ میں اہل بغداد کو دیا۔ اس چیلنج کو حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب بحجتہ الفکر میں یوں درج فرماتے ہیں:

"یا اھل بغداد لا تظنوا ان احدًا یقدر ان یکذب علی رسول اللہ وانا حیٌ"

کہ اے اہل بغداد یہ خیال نہ کرو کہ کوئی شخص آنحضرت صلعم کی طرف کوئی جھوٹی حدیث منسوب کر سکتا ہے جب کہ میں زندہ ہوں"۔

پانچواں ثبوت اس کی تائید میں یہ ہے کہ امام دار قطنی علامہ بیہقی اور دیگر بعض محدثین نے اس کی مانند حدیث کو روایت کیا ہے حضرت شاہ رفیع الدین صاحب نے بھی اپنے رسالہ قیامت نامہ فارسی میں اسے درج فرمایا ہے۔ نیز یہ حدیث حجج الکرامہ۔ حدیث الغاشیہ۔ اقتراب الساعہ۔ آثار محشر۔ و تفسیر محمدی پنجابی وغیرہ میں بھی درج ہے۔ اسی طرح علامہ شیخ احمد شہاب الدین بن حجر نے فتاویٰ حدیثیہ میں اس حدیث کو تفصیل سے بیان کیا ہے پھر حافظ محمد صاحب لکھو کے والوں نے اپنی کتاب احوال الآخرۃ میں۔ اور مولوی محمد صفانی صاحب (جو حنفیوں کے مستند عالم تھے) نے اپنے منظوم کلام میں اور حضرت نعمت اللہ صاحب ولی نے اپنی کتاب "اربعین فی احوال المہدیین" میں ذکر کیا ہے۔ مزید برآں ملتان کے ایک مشہور بزرگ اور ولی کامل حضرت شیخ محمد عبد العزیز صاحب نے از روئے الہام اس خسوف و کسوف کی خبر دی۔ غرض یہ حدیث سینکڑوں سال سے اسلامی لٹریچر میں معروف چلی آتی ہے۔ اگر یہ حدیث سرے سے بنی ہی موضوع تو ان لوگوں نے دیدہ دانستہ خلق خدا کو کیوں گمراہ کیا؟

پھر اس خسوف و کسوف کے نشان میں اہل تشیع اور اہل سنت کا بھی اتفاق ہے جو اہل علم کے نزدیک اس حدیث کی اہمیت کو بہت بڑھا دیتا ہے۔ چنانچہ شیعوں کی معتبر کتاب اکمال الدین و تمام النعمۃ میں بھی یہ حدیث موجود ہے لکھا ہے:

"شاتین بین یدی ھذا الامر خسوف القمر وکسوف الشمس لخمس عشر لم یکن ذلک منذ ھبط آدم علیہ السلام الی الارض فعند ذلک یسقط حساب المنجمین" (صفحہ ۳۶۶) یعنی اس خاص امر کے واقعہ ہونے سے پہلے چاند سورج گرہن کے یہ نشان حجت کے برابر ہیں۔ اور عجیب ہے کہ آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تب سے ویسا نہیں ہوا۔ بلکہ یہ کہ اس سے منجمین کا حساب بیکار ہو جائے گا۔

اب جبکہ اس حدیث کو اس وسعت کے ساتھ اسلامی لٹریچر میں جگہ ملی ہے اور بڑے دعوے کے ساتھ اس کے مضمون کو پیش کیا گیا ہے تو اس صورت میں اسے اعتبار سے گرا ہوا قرار دینا کہاں کی دانشمندی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مخالفین کے اسی اعتراض کو اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" میں رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اگر درحقیقت بعض راوی مرتبہ اعتبار سے گرے ہوئے تھے تو یہ اعتراض دار قطنی پر ہوگا کہ اس نے ایسی حدیث کو لکھ کر مسلمانوں کو کیوں دھوکہ دیا ...... حالانکہ وہ اس مرتبہ کا آدمی ہے جو صحیح بخاری پر بھی تعاقب کرتا ہے اور اسکی تنقید میں کسی کو کلام نہیں اور اس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ گذر گیا مگر اب تک کسی عالم نے اس حدیث کو زیر بحث لا کر اس کو موضوع قرار نہیں دیا"۔ پھر فرمایا:۔ "اور اگر کسی جلیل الشان محدث کی کتاب سے اس حدیث کا موضوع ہونا ثابت کر سکو تو ہم فی الفور ایک سو روپیہ انعام تمہاری نذر کریں گے"۔ پھر دوبارہ فرمایا کہ:۔

...... "ہم قطعی وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اس کو ایک سو روپیہ بطور انعام دے دیں گے ...... اور اگر یہ حدیث موضوع نہیں تو تقویٰ اور ایمانداری کا یہی تقاضا ہونا چاہیئے کہ اسکو قبول کریں۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۲۹)

چھٹا ثبوت اس حدیث کی تائید میں قرآن کریم کی شہادت ہے جیسے فرمایا فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر (یہ بیان قیامت کا نہیں بلکہ آثار قیامت کا ہے جس کا وقوع اسی دنیا میں ہونا ضروری ہے ظاہر ہے کہ کسوف و خسوف اشکال نظامیہ سے پیدا ہوتے ہیں اور قیامت ان اشکال نظامیہ کے فساد کا نام ہے۔ پس جب یہ نظام ہی نہ ہوگا تو کسوف و خسوف کہاں سے پیدا ہونگے اسلئے یہ نشان بھی قرب قیامت کے ضمن میں مہدی آخر الزمان کے ظہور کے لئے بطور شاہد کے مروی ہے۔

ساتویں تائید اس حدیث کے مضمون کے ضمن میں تورات اور انجیل کی گئی ہے چنانچہ یسعیاہ ۱۳/۱۰ اور متی ۲۴/۲۹ میں چاند سورج گرہن کا ذکر ہے کہ سورج بالکل اندھیرا ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اسی وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا پس ان قطعی شواہد کے ہوتے ہوئے اس حدیث کو ضعیف قرار دینا قطعاً کوئی حقیقت نہیں رکھتا اور پھر سب سے بڑھکر یہ کہ جب واقعات نے اسکے صحیح ہونے کی تصدیق کر دی تو مخالف ہزار کہے یہ حدیث وضعی ہے اس کا فلان راوی کمزور ہے ایسی باتوں کا اثر اس کی صحت پر کسی صورت ممکن نہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس سوال کو لیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کی ہے آپ فرماتے ہیں۔

"ماسوا اسکے چونکہ مضمون اس حدیث کا جو غیب کی خبر پر مشتمل ہے پورا ہو گیا تو بموجب آیت کریمہ لایظھر علی غیبہ احدًا الا من ارتضی من رسول۔ قطعی اور یقینی طور پر ماننا پڑا کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اس کا راوی بھی عظیم الشان آئمہ میں سے ہے یعنی امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" پھر فرماتے ہیں "اگر آپ کے نزدیک ایسی پیشگوئی پر کوئی دوسرا بھی قادر ہو سکتا ہے تو پھر آپ اس کی نظیر پیش کریں"۔ اور پھر بڑی تحدی سے فرمایا کہ "میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ آپ ہرگز اسکی نظیر پیش نہیں کر سکیں گے ... اور جب تک نظیر نہ ملے تب تک یہ پیشگوئی ان تمام پیشگوئیوں سے اوّل درجہ پر ہے جن کی نسبت آیت فلا یظھر علی غیبہ احدًا کا مضمون صادق آ سکتا ہے ... جس حدیث نے خدا تعالیٰ کے کلام سے قوت پائی ہے اس کی نسبت یہ زبان پر لانا کہ وہ موضوع اور مردود ہے انہی لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ کا خوف نہیں ہے ...... بلاشبہ قرآنی شہادت سے اب یہ حدیث مرفوع متصل ہے۔" تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اعتراض

اس حدیث کے ترجمہ پر ایک یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ اس میں پہلی تاریخ سے مراد مہینہ کی پہلی اور نصف سے مراد مہینہ کا وسطی دن ہے۔ نہ کہ مہینہ کی تیرھویں اور اٹھائیسویں تاریخ چاند گرہن کے لئے لاول لیلۃ من رمضان ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ رمضان کی پہلی رات کو گرہن ہو اور سورج کے لئے فی النصف منہ کے لفظ ہیں۔ جس سے یہ مراد ہے۔ کہ رمضان کے نصف میں یہ گرہن ہو مگر جو گرہن واقعۃً لگا ہے۔ وہ مہینہ کی تیرھویں تاریخ میں چاند کو اور مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ میں سورج کو لگا ہے۔ پس یہ گرہن زیر بحث کسی صورت میں صداقتِ مہدی کا نشان نہیں بنتا۔

مخالف کا یہ اعتراض دراصل عادۃ اللہ اور قانونِ قدرت سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ سب سے پہلے تو ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ کسوف وخسوف عام طور پر کن تاریخوں میں ہوا کرتا ہے۔ تا اس کے مطابق پہلی رات کا مفہوم متعین کر کے اسی حدیث کا ترجمہ صحیح طور پر کیا جا سکے۔ اگر قانون قدرت کی پہلی [illegible] ان میں چاند گرہن ہی کو ناممکن قرار دے تو یہ اعتراض خود بخود ہی لغو ہو جاتا ہے۔ جہاں تک کسوف وخسوف کی تاریخیں متعین کرنے کا تعلق ہے۔ ہمیں زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے ایک سخت مخالف اور مشہور معترض ابو احمد رحمانی کی کتاب "آسمانی شہادۃ" کا بیان ہی کافی ہو سکتا ہے جو واضح طور پر اپنی کتاب میں اقرار کرتے ہیں کہ چاند گرہن کے متعلق عادۃ اللہ یہ ہے کہ وہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو اور سورج گرہن ۲۷، ۲۸، ۲۹ کو ہو۔ ص ۲۶،۱۸

پھر امام ابن تیمیہ رح جیسے مستند اور مسلم الثبوت علامہ کا حوالہ اس ضمن میں کچھ کم حیثیت نہیں رکھتا۔ وہ بھی اپنی کتاب "التعارض بین العقل والنقل" میں یہی نظریہ پیش کرتے ہیں۔

وکسوف الشمس انما یکون وقت استسرار القمر اخر الشھر وخسوف القمر انما یکون لیالی الابدار۔ الثالث عشر والرابع عشر والخامس عشر۔ پھر لکھا ہے وھذا الذی اجری اللہ بہ عادتہ فی حرکات الشمس والقمر

کہ سورج گرہن چاند کے پوشیدہ ہونے کے وقت یعنی آخری حصۂ ماہ میں ہوتا ہے۔ اور چاند گرہن روشن راتوں یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں رات کو ہوتا ہے۔ یہی عادۃ اللہ سورج اور چاند کی حرکات کے متعلق جاری ہے۔ (ص ۱۳۲)

پھر نواب صدیق حسن صاحب اپنی کتاب حجج الکرامہ فی آثار القیامہ میں بھی نہایت وضاحت سے اسی مفہوم کی تائید و تصدیق فرماتے ہیں۔ فتدبّروا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر پیشگوئی کا مقصد یہ ہوتا۔ کہ رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن ہو تو حدیث میں قمر کی بجائے ہلال کا لفظ ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ لغت اور محاورۂ عرب میں پہلی اور دوسری رات کے چاند کو ہلال کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ نہ کہ قمر سے۔ اس ضمن میں لغت کی مشہور کتب قاموس تاج العروس منجد۔ اقرب الموارد۔ مفردات راغب اور لسان العرب کے بیانات ایسے نہیں۔ کہ انہیں آسانی سے نظر انداز کیا جا سکے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود ؑ اپنی کتاب نور الحق میں فرماتے ہیں۔ کہ

"اور اگر تجھے شک ہو تو قاموس اور تاج العروس اور صحاح اور ایک بڑی کتاب مسمّیٰ لسان العرب اور ایسا ہی تمام کتب لغت اور ادب اور شاعروں کے قصائد کو غور سے دیکھ اور ہم ہزار روپیہ تجھ کو انعام دینگے اگر تو اس کے برخلاف ثابت کر سکے۔" (نور الحق حصہ دوم) ص ۱۱۔ اب جب کہ ایک لفظ کے لئے ہزار روپیہ انعام دیا جاتا تھا تو کیوں کوئی وسیع الصدر مقابل پر نہ آیا اور انعام حاصل نہ کیا۔ مہینہ کی پہلی رات میں چاند گرہن مضحکہ خیز ہے۔ کیونکہ پہلی رات کو ہلال اوّل تو دکھائی ہی مشکل سے دیتا ہے اور اس حالت میں اگر اس کو گرہن لگے تو کون مان سکتا ہے اور کس کو نظر آ سکتا ہے کہ اس کو گرہن لگا ہوا ہے اور اگر ہلال ۲۹ کے بعد کا ہو جس کی تلاش ہی بہت مشکل کام ہوتا ہے۔ اور جس کو ایک تیز نظر آدمی ہی پیچھے پڑ کر بڑی مشکل سے دیکھ سکتا ہے۔ تو پھر بحالتِ خسوف وہ کیا نظر آ سکتا ہے۔ بلکہ اسی مشکل کی وجہ سے بعض دفعہ رمضان کا روزہ بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر گرہن لگ جائے تو وہ بھی مشتبہ اور مبہم سا ہوگا۔ جس سے کوئی خاص فائدہ نہیں اٹھایا جا سکے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسی ضمن میں فرماتے ہیں:

"اب ایسی صاف پیشگوئی میں تحریف کرنا اور یہ کہنا کہ قمر کا گرہن مہینہ کی پہلی رات میں ہونا چاہیئے تھا۔ یعنی جب کہ کنارۂ آسمان پر ہلال نمودار ہوتا ہے۔ یہ کس قدر ظلم ہے۔ کہاں ہیں رونے والے جو اس قسم کی عقلوں کو رو دیں۔ یہ بھی خیال نہیں کرتے۔ کہ پہلی تاریخ کا چاند جس کو ہلال کہتے ہیں وہ تو خود ہی مشکل سے نظر آتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض دفعہ عیدوں پر جھگڑے ہوتے ہیں۔ پس اس غریب بے چارہ کا گرہن اب ہوگا کیا؟ ہڈی اور کیا ہڈی کا شوربا"

(تحفہ گولڑویہ ص ۳۱)

کسوف وخسوف اور مدعیان باطلہ

اس نشان کے ضمن میں بعض مخالفین کی طرف سے اس خیال کا اظہار بھی سننے میں آیا ہے کہ اس زمانہ میں بعض اور وجود بھی ہوئے ہیں جن کا دعویٰ مہدی ہونے کا تھا۔

۱۔ اس کے جواب میں اوّل امر تو یہ ہے کہ محض کسوف وخسوف کا ظہور کسی جھوٹے مدعی کو سچا کر دکھانے کے لئے کافی نہیں۔ بلکہ ایک مدعی کی صداقت کے لئے بعض اور بنیادی امور دیکھنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

۲۔ دوسرے یہ کہ جن مدعیان کو بطور مثال کے پیش کیا جاتا ہے ان میں سے اس نشان کے وقت کوئی بھی موجود نہ تھا۔

۳۔ تیسرے یہ کہ جن مدعیان کا نام اس ضمن میں لیا جا چکا ہے ان میں سے کسی کا دعویٰ نہ تھا کہ وہ مہدیٔ آخر زمان ہے اور نہ کسی نے اس نشان کو اپنے اوپر چسپاں کرنے کی جرأت یا کوشش کی ہے۔

اس ضمن میں ایک شخص محمد احمد سوڈانی کی طرف مہدویت کا دعویٰ منسوب کیا جاتا ہے جو صحیح نہیں ہے چنانچہ حدیث الغاشیہ (مطبوعہ ۱۳۰۱ء) میں صاف لکھا ہے کہ اسے اس قسم کا کوئی دعویٰ نہ تھا۔ السٹریٹڈ لنڈن نیوز مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۸۳ء میں جو بیان چھپا ہے اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے پھر اخبار پائنیر الہ آباد ۱۵ اپریل ۱۸۸۶ء کا بیان بھی اس کی تائید کرتا ہے اس کے علاوہ شیخ الاسلام علامہ سید دحلان اپنی کتاب فتوحات اسلامیہ جلد ۲ ص ۱۸۴ میں بھی اسی خیال کا اظہار کرتے ہیں

دوسرا نام اس ضمن میں الشیخ سنوسی کا پیش کیا جاتا ہے مگر اس بارہ میں بھی ہمارے ایک مخالف ابو احمد رحمانی کی شہادت جو انہوں نے اپنی کتاب شہادت آسمانی میں دی ہے اس امر کے خلاف ہے کہ اس نے ایسا کوئی دعویٰ کیا ہو۔ نیز اس خیال کی تائید آپ کو تاریخ البابیہ مطبوعہ مصر ۱۳۲۱ھ کے ص ۷ پر ملے گی۔

ایک تیسرا شخص عبداللہ بن عمر کو پیش کیا جاتا ہے مگر اس کے متعلق بھی کتاب اقتراب الساعۃ کا تفصیلی بیان موجود ہے کہ انہیں خود اس قسم کا کوئی دعویٰ نہ تھا پھر اس بیان کی تصدیق کتاب حدیث الغاشیہ سے بھی ہوتی ہے یہ دعوے دراصل ان کے معتقدین نے خوش فہمی کی بنا پر ان کی طرف منسوب کئے۔ ورنہ خود انہیں ایسا کوئی دعویٰ نہ تھا۔

ایک اور اعتراض

پھر بعض لوگ مخالفت برائے مخالفت کی غرض سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ کسوف و خسوف تو خیر جیسے لکھا تھا رمضان میں ہو گیا مگر ضروری نہیں کہ اس کا مصداق بھی اسی وقت موجود ہو بلکہ بعد میں ظاہر ہو سکتا ہے۔

اس کے جواب میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ان کا یہ نظریہ محض مضحکہ خیز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اے بزرگو خدا ہی تم پر رحم کرے جبکہ آپ لوگوں کے فہم کی یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے تو میرے اختیار میں نہیں کہ میں کچھ سمجھا سکوں صاف صاف ظاہر ہے کہ خدا کے نشان اس کے رسولوں اور ماموروں کی شناخت کے لئے ہوتے ہیں اور ایسے وقت میں ہوتے ہیں جب کہ ان کی سخت تکذیب کی جاتی ہے اور ان کو مفتری اور کافر اور فاسق قرار دیا جاتا ہے تب خدا کی غیرت ان کے لئے جوش مارتی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اپنے نشانوں سے صادق کو صادق کر کے دکھلاوے۔ نشانوں کی یہی فلاسفی ہے۔ اور یہ کبھی نہیں ہوتا کہ نشان تو آج ظاہر ہو اور جس کی تصدیق .... کے لئے وہ نشان ہے۔ وہ کہیں سو یا دو سو یا ہزار برس کے بعد پیدا ہو .... تو قبل از وقت نشان کیا فائدہ دے گا اور کس قوم کے لئے ہوگا۔ ... جب اس صدی کے سب لوگ مر جائیں گے بعد اس کے کسوف خسوف کا دیکھنے والا زندہ نہ رہے تو اس وقت یہ کسوف و خسوف کا نشان محض ایک قصہ کے رنگ میں ہو جائے گا ... تب یہ باسی قصہ کس کام آ سکتا ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ)

آخر پر میں ایک دفعہ پھر اس نشان کی اہمیت اور عظمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ [illegible] کسوف کے اس نشان کو ایک [illegible] تفصیلات کے ساتھ جس وقت حضرت [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا جبکہ اہل علم کے نزدیک اس امر کے واقع ہونے کے مختلف بلکہ بے شمار احتمالات کا امکان ہو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ٹھیک اس وقت اس کا مصداق بھی موجود ہو اس نشان کی عظمت کو بہت ہی بڑھا دیتا ہے اور اسے دوسرے نشانوں سے ممتاز کر دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ نشان عظیم ایسے پہلوؤں پر مشتمل ہے جس کی نظیر تاریخ عالم میں کسی جگہ نہیں ملتی۔ یہ خبر یقیناً کسی انسانی دماغ کا اختراع نہیں ہو سکتا بلکہ ایک زندہ خدا کا زندہ نشان تھا اور اسلام اور احمدیت کی صداقت اور حضرت نبی پاک اور آپ کے متبع خادم مہدی آخر الزمانؑ کی حقانیت اور ان کے برحق ہونے کا ایک بین اور زبردست ثبوت۔ اس نشان کو پا کر ایک سچے مومن کی روح اگر آستانہ الٰہی پہ قدر دانی اور شکر کے جذبات کے ساتھ سجدہ ریز ہو جائے تو یہی اس کو سزاوار ہے۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد ادائیگی کی توفیق بخشی ہے ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ فجزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۸۱۱- محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ منجانب حضرت ام المومنینؓ و حضرت دادی جانؓ	۵۶۰	روپے
۸۱۲- محترمہ ڈاکٹر بشریٰ قریشی صاحبہ پشاور (تیسری بار)	۱۴۸۵	"
۸۱۳- " والدہ صاحبہ منیر الدین احمد صاحب سکھر سندھ	۳۰۰	"
۸۱۴- " عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ رئیس عبد القادر صاحب نواب شاہ سندھ	۳۷۹	"
۸۱۵ " امۃ الرشید ریحانہ صاحبہ ڈنمارک	۳۴۵	"
۸۱۶ " کشور تنویر بیگم صاحبہ بیگم پی اے ارشد صاحب سوئٹزرلینڈ	۱,۱۲۱/۱۵	"
۸۱۷ " تاجن بیگم صاحبہ فجی	۳۰۰	"
۸۱۸ " فیروزہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب یوگنڈا	۳۲۳/۳۴	

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم میر عبد العزیز صاحب لکھی وال ڈاکخانہ ساہیوال ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ وفات پا چکی ہیں مرحومہ کے نام قطعہ ۲۹/۱ واقع محلہ دار النصر الاٹ ہے۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میرے علاوہ درج ذیل وارثان کے نام بھی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔ (۱) محمد احمد شاہ صاحب (۲) محمود احمد شاہ صاحب (۳) مسعود احمد شاہ صاحب (۴) مبارک احمد شاہ صاحب (۵) ادریس احمد شاہ صاحب (۶) منیر اقبال شاہ صاحب (۷) بشریٰ خاتون صاحبہ (۸) نصرت خاتون صاحبہ مرحومہ کے والد مستری احمد بخش صاحب ملنگ کی وارث شدہ عزیزہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

ربوہ کے اطفال کی چوتھی سالانہ تربیتی کلاس

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام چوتھی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۶ جولائی تا ۲۵ جولائی مسجد محمود ربوہ میں منعقد ہوئی کلاس میں ربوہ کے ۱۱۰ اطفال نے شرکت کی۔ امتحان میں شریک ہونے والے اطفال کی تعداد اٹھانوے رہی جس میں سے ۷۹ اطفال کامیاب قرار دیئے گئے۔ تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب مورخہ ۲۷ جولائی زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب منعقد ہوئی محترم میاں صاحب نے مجلس کو تربیتی کلاس منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کی۔ نیز اطفال کو آداب مساجد قائم رکھنے اور سچائی کی عادت اپنانے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے کامیاب ہونے والے اطفال میں اسناد بھی تقسیم فرمائیں۔ تربیتی کلاس میں امتیاز حاصل کرنے والوں کے نام یہ ہیں۔ اول محمد الیاس نیر دار الصدر جنوبی۔ دوم عبد الحی محمد دار الرحمت وسطی سوم مبارک احمد شریف محلہ دار الصدر جنوبی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

عطیہ دہندگان مد امداد طلبہ ۲۵ جون تا ۲۲ جولائی ۱۹۷۳ء

جن دوستوں نے مد امداد طلبہ میں عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں اس کی بہترین جزاء بخشے۔

(سید محمود احمد ناصر)

بریگیڈیر نصیر احمد شاہ صاحب راولپنڈی
سلیم اللہ صاحب نوشہرہ کینٹ
منیر احمد خان صاحب گجرات
میجر سید سعید احمد صاحب منگلا چھاؤنی
ملک حمید الدین صاحب مظفر گڑھ
عمر دین صاحب سیکرٹری مال نارووال
سیکرٹری مال صاحب لائل پور
شیخ رفیع الدین صاحب لاہور
چوہدری منیر نواز صاحب "
محمد عظیم صاحب باجوہ "
اعجاز احمد صاحب ہاشمی "
چوہدری نصیر احمد صاحب "
مقصودہ بیگم صاحبہ "
حافظ نیاز احمد صاحب "
ناصر ملک صاحب "
میر محمد احمد صاحب تالپور حیدر آباد سندھ
مرزا عبد الحمید صاحب ربوہ
محترم رشید احمد صاحب چغتائی
بشیر احمد صاحب خادم ربوہ
محمود احمد صاحب سیکرٹری مال حیدر آباد سندھ
میاں اللہ بخش صاحب ایبٹ آباد
ناظر حسین صاحب چک جھمرہ
صاحبزادہ مرزا مسعود احمد صاحب ربوہ
حضرت سیدہ ام متین صاحبہ "
چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
ایم ایس خالد صاحب محاسب مردان
چوہدری فضل اللہ صاحب ربوہ
ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب

عبد الخالق صاحب شیخوپورہ
سیکرٹری مال صاحب سرگودھا
سیٹھی ناصر احمد صاحب جہلم
آمنہ خاتون صاحبہ ربوہ
عنایت اللہ صاحب چیمہ سیکرٹری مال اوکاڑہ
چوہدری عبد الواحد صاحب
میاں نذیر احمد صاحب لاہور
قریشی عبد الغنی صاحب "
بیگم نسیم حسین صاحب "
چوہدری ناصر احمد صاحب "
سلیم احمد صاحب لاہور "
ثناء اللہ خان صاحب لاہور "
چوہدری نثار احمد صاحب "
ملک عبد الباسط خان صاحب "
صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ
سید عبد الرزاق شاہ صاحب "
حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ "
حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ "
صاحبزادہ مرزا انعام احمد صاحب "
محمود احمد صاحب سیکرٹری مال ملتان
عبد الرحمٰن صاحب محاسب راولپنڈی
حامد احمد صاحب آف لیڈز انگلستان
مولانا سلطان محمود صاحب انور
ڈاکٹر محمود احمد صاحب ظفر
نعمت اللہ خان صاحب مانسہرہ
بابو محمد بشیر احمد علی صاحب جھنگ صدر
سید سہیل احمد صاحب سی ایس پی لاہور۔
شیخ فضل احمد صاحب

شیخ فضل احمد صاحب از طرف حضرت شیخ محمد دین صاحب (سابق مختار عام)
گیانی عباد اللہ صاحب۔
سید لطیف احمد شاہ صاحب چنیوٹ
امتیاز احمد صاحب ایم اے لاہور
حاجی محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ
فرخندہ شاہ صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت از طرف سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ
بریگیڈیر ڈاکٹر غلام احمد صاحب
چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
عبد اللطیف صاحب کرک لاہور
محمد شفیع صاحب سیکرٹری مال شیخ پور گجرات
والدہ صاحبہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب لاہور
نصر احمد صاحب مرتضیٰ متعلم جامعہ احمدیہ
چوہدری محمد سعید صاحب حیدر آباد سندھ
آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ

شیخ مبارک احمد صاحب ربوہ
ڈاکٹر مسعود بشیر صاحب لاہور چھاؤنی
مرزا محمد عثمان صاحب ربوہ
فضل الرحمٰن صاحب نیرا ئے لنڈنگ
محمد شفیع صاحب ربوہ
صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ربوہ
محمد یوسف صاحب مالو کے بھگت سیالکوٹ
بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کراچی
ملک فاروق احمد صاحب
حمید احمد صاحب خالد
رضیہ چوہدری صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مظفر گڑھ

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں سیلاب زدگان کی امداد کا کام وسیع پیمانے پر جاری ہے

روزانہ کم و بیش چودہ ہزار افراد کیلئے کھانا تیار کر کے تقسیم کیا جاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے خدام کی خدمات پر اظہار خوشنودی

مصیبت زدگان کے لئے رہائش اور علاج کے انتظامات

ربوہ ۱۷ ظہور۔ یہاں پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت کے مطابق سیلاب سے متاثرہ افراد کے لئے صبح و شام کھانا فراہم کرنے کا کام پورے اہتمام کے ساتھ جاری ہے۔ تازہ اطلاع کے مطابق اب روزانہ کم و بیش سات ہزار افراد کے لئے صبح و شام کھانا فراہم کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ سیلاب زدگان کی رہائش اور ان کے علاج کے انتظامات بھی وسیع پیمانے پر کئے گئے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جب ان امدادی سرگرمیوں کی اطلاع بھجوائی گئی تو حضور نے ان پر اظہار خوشنودی فرمایا چنانچہ حضور نے صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کے نام ایک خصوصی کیبل گرام ارسال فرمایا ہے جس میں حضور نے ارشاد فرمایا کہ

"خدام الاحمدیہ کی بے لوث خدمات قابل تعریف ہیں سیلاب زدگان کو جانی اور مالی نقصان سے بچانے کے لئے انتہائی کوششیں جاری رکھیں"

ہنگامی حالات کے پیش نظر دارالضیافت میں روٹیاں تیار کرنے کے لئے جلسہ سالانہ والی مشین زائد مشینیں بھی لگا دی گئی ہیں تاکہ آفت زدہ افراد کو بروقت روٹی فراہم کرنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ احمدی نوجوان دن رات بڑی مستعدی سے مفوضہ فرائض کو سرانجام دے رہے ہیں۔ ایک مرحلہ پر جب آٹا گوندھنے کے لئے مزدور میسر نہ آ سکے تو خدام اپنے ہاتھ سے آٹا گوندھنے کی خدمت بھی سرانجام دیتے رہے۔

جو افراد ربوہ کے [illegible] محلہ جات میں سیلاب سے متاثر ہوئے ان کے لئے کھانا فراہم کرنے کے علاوہ قریبی گاؤں احمد نگر میں بھی صبح و شام ایک ہزار افراد کے لئے کھانا بھجوایا جاتا ہے۔ موضع کھڑکن میں (جو اب سیلاب کی نذر ہو چکا ہے) خدام الاحمدیہ کا بیس کیمپ قائم ہے جہاں سے گرد و نواح میں جہاں بھی ضرورت پڑے کشتیوں میں ہر طرح کی امداد پہنچائی جاتی ہے اس کیمپ میں بھی روزانہ صبح و شام کم و بیش ایک ہزار افراد کے لئے کھانا باقاعدگی کے ساتھ بھجوایا اور تقسیم کیا جاتا ہے۔

ربوہ میں اشیائے صرف اور ضروری اجناس کی فراہمی اور مناسب قیمتوں پر ان کی فروخت کے انتظامات بھی کئے گئے ہیں جن کی نگرانی صدر عمومی چوہدری بشیر احمد صاحب کر رہے ہیں۔

اس وقت خدا کے فضل سے تمام ضروری اجناس ربوہ میں موجود ہیں۔ اور وہ مناسب قیمتوں پر دستیاب ہیں اس امر پر کڑی نگاہ رکھی جا رہی ہے کہ موجودہ ہنگامی حالات کے پیش نظر [illegible] قسم کی [illegible] منافع خوری نہ ہونے پائے۔

●

مجالس خدام الاحمدیہ سیلاب زدگان کی بڑھ چڑھ کر امداد کریں

(محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم اے۔ صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہمارے ملک کی آبادی کا ایک بڑا حصہ غیر معمولی بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوا ہے جس کے نتیجہ میں ہمارے بھائیوں کے لئے کئی قسم کے مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ ضرورت ہے کہ بے گھر لوگوں کو پناہ دی جائے ان کی خوراک کا انتظام کیا جائے۔ طبی امداد کی سہولت مہیا کی جائے اور ان کے اموال کو جس حد تک محفوظ کرنا ممکن ہو محفوظ کیا جائے۔

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اپنے قریب ترین متاثرہ علاقہ میں اپنے بھائیوں کی خدمت کا کام منظم رنگ میں شروع کر دیں تمام ممکن مقامی وسائل کو استعمال کریں۔ اپنے علاقہ کے حالات اور اپنے کام کی تفصیل سے مرکز کو مطلع فرمائیں

میں امید رکھتا ہوں کہ ہر خادم اس موقع پر انشاء اللہ خدمت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کر کے اس کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بھرپور توفیق بخشے آمین

والسلام
حمید اللہ
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۷ اگست سیلاب کی تازہ ترین صورت حال کے متعلق ایک سرکاری اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ سوائے ملتان اور مظفر گڑھ کے علاقہ کے باقی تمام مقامات پر صورت حال میں بہتری کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ راوی چناب اور ستلج کے دریاؤں میں اب پانی پہلے سے کم ہو گیا ہے۔ سڑکوں اور ریلوے لائنوں کی مرمت کا کام تیزی سے جاری ہے امید ہے کہ آئندہ چند دنوں میں متعدد ضروری اور اہم راستے آمد و رفت کے لئے کھل جائیں گے۔

لاہور ۱۷ اگست وزیر خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن نے بتایا ہے کہ پنجاب میں موجودہ سیلاب کے نقصانات کا جو ابتدائی اندازہ لگایا گیا ہے اس کی رو سے کم و بیش ایک کروڑ افراد سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ ایک کروڑ تیس لاکھ ایکڑ رقبہ زمین کو نقصان پہنچا ہے دس ہزار دیہات اور ایک صد قصبے اور شہر سیلاب کی زد میں آئے ہیں۔ مجموعی طور پر ۲-ارب اکاسی کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ ۱۰۰ لاکھ مکانات منہدم ہو گئے ہیں۔ ۵ ہیڈ ورکس کو نقصان پہنچا ہے شہروں میں جھنگ مگھیانہ کی حالت اب بھی تشویشناک ہے۔

کوئٹہ ۱۷ اگست۔ حکومت بلوچستان نے نیشنل عوامی پارٹی سے تعلق رکھنے والے متعدد لیڈروں کو گرفتار کر لیا ہے اور ان پر سنگین الزامات عاید کئے گئے ہیں گرفتار شدگان میں مسٹر غوث بخش بزنجو۔ عطاء اللہ مینگل اور خیر بخش مری بھی شامل ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴